تذکرہ

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بہجۃ الاسرار

تذکرہ

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مصنّف

امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی

متوفی ۷۰۳ھ / ۱۳۰۴ء

مترجم

مولانا حافظ پروفیسر سیّد احمد علی شاہ چشتی بٹالوی

ناشر

پروگریسو بکس ۔ ۴۰ بی ۔ اردو بازار ۔ لاہور ۲

نام کتاب :- بہجۃ الاسرار

مصنف :- امام ابوالحسن شطنوفی

مترجم :- مولانا حافظ احمد علی شاہ چشتی بٹالوی

ناشر :- میاں غلام رسول

پروگریسو بکس - 40 بی اردو بازار لاہور نمبر 2 فون : 7352795

بار اول :- جنوری 1995ء

مطبع :- گنج شکر پرنٹرز' لاہور

قیمت :- 225 روپے

پچاس روز تک ایک ہی وضو

خبر دی ہم کو ابو علی احمد بن محمد بن قاسم بن عبادہ انصاری حموی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو الفرج عبیدہ بن منیع بن کامل اعزازی معصمی مقری نے کہا کہ میں نے سنا شیخ بزرگ ابا منعہ سلامتہ بن نافتہ فروتی مقبول الدعوی سے جن کا لقب روج تھا کہا کہ میں نے سنا۔ شیخ قیس بن یونس شاہی سے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص جس کا نام شیخ احمد بن علی تھا۔ عجم سے سیدی شیخ علی بن وہبؒ کی خدمت میں آیا وہ صاحب قدم و مشاہدہ تھا۔ اس نے شیخ سے کہا کہ میرا ارادہ ہے۔ کہ میں اور آپ ایک گھر میں پچاس دن تک رہیں۔ اس میں نہ کھائیں نہ پئیں نہ سوئیں نہ وضو کریں۔ شیخ نے کہا اے فرزند عزیز! میں اب بڑی عمر کا ہو گیا ہوں۔ اور ہڈیاں ضعیف ہو گئی ہیں۔ میری قوت ضعیف ہو گئی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ضرور کریں گے۔ شیخ نے کہا بسم اللہ۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اور گھر میں داخل ہوئے۔ شیخ نے کہا کہ میرے پاس کھانا اور پانی لاؤ۔ پھر ہم ہر روز ان کے پاس طرح طرح کے کھانے اور پانی تربوز لاتے۔ وہ رات دن اپنی عادت سے زیادہ کھاتے پھر وہ اس گھر میں پچاس دن تک رہے۔ اس میں وہ کھانے اور گوشت تربوز پانی دودھ اس قدر کھاتے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ باوجودیکہ۔ اس کے نہ حوائج ضرور یہ کرتے' نہ سوتے نہ وضو کرتے اور اپنی مجلس سے رات دن نہ اٹھتے۔ تب شیخ احمد نے شیخ علی بن وہبؒ کے پاؤں چومے اور ان سے کہا کہ آپ استاذ ہیں۔ ان کی خدمت لازم کر لی۔ یہاں تک کہ وہیں فوت ہوئے۔

شیخ کے طالب کا کمال

راوی کہتا ہے کہ ان کے زمانہ میں ایک مرد اہل ہمدان میں سے تھا۔ جس کو شیخ محمد بن احمدانی کہتے تھے۔ وہ اصحاب احوال و مقامات تھا۔ لیکن اس کے احوال جاتے رہے تھے۔ اور مقامات اس سے چھپ گئے تھے۔ اس کے بعض حالات یہ تھے کہ ملکوت اعلیٰ کو عرش تک دیکھتا تھا۔ وہ تمام شہروں میں مشائخ کے پاس پہنچا تھا مگر کسی نے اس کے حال کو لوٹایا نہ تھا۔ پھر وہ شیخ علی بن وہبؒ کے پاس آیا۔ شیخ اس سے ملے۔ اور اس کی عزت کی۔ اس سے کہا کہ اے شیخ محمد یہ تمہارا حال ہے۔ جس کو تم نے گم کر دیا تھا۔ اور ابھی میں تم کو اور دوگنا حال دوں گا۔ پھر اس کو حکم دیا کہ آنکھیں بند کرو۔ اس نے آنکھیں بند کیں۔ پھر اس نے ملکوت اسفل کو مقام بھوت تک دیکھا۔ اور کہا کہ یہ ایک امر ہے اور دوسرا میں نے تم کو ایک قدم دیا ہے۔ جس کے ساتھ تم زمانہ میں پھر سکو۔

راوی کہتا ہے اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا۔ بحالیکہ وہ شیخ علی بن وہب کے پاس سنجار میں تھا۔ اور دوسرا پاؤں اٹھایا تو وہ ہمدان میں تھا۔

راوی کہتا ہے کہ ان کے پاس چند فقراء آئے۔ انہوں نے حلوے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور انار کے چھلکے لئے۔ پھر ان کو دستہ کاغذ پر رکھا۔ اور اس کے نیچے آگ جلائی۔ اور اس کو اپنے ہاتھ سے حرکت دی۔ پھر اس کو برتن میں ڈال دیا۔ اور ان کی طرف نکال کر لائے۔ تو انہوں نے ایسا حلوا کھایا کہ دنیا کے حلووں سے زیادہ مزیدار اور عمدہ تھا۔